مجلّہ الاَحکام العدلیہ: ایک تعارفی مطالعہ

An Introduction to The Ottoman Civil Code

ڈاکٹر حافظ محمد زبیر[1]

Abstract

Majallah al-Ahkām al- Adliyyahn, also translated as Mejelle, is known as the civil code of the Ottoman Empire in the late 19th and early 20th centuries. Majallah was the first attempt to codify a part of the Sharia-based law of a Muslim state. Moreover, this code was prepared by a commission headed by Ahmet Cevdet Pasha, issued in sixteen volumes, containing 1,851 articles, from 1869 to 1876. The substance of the code was based on the anafī legal tradition that enjoyed official status in the Empire. However, using the method of preference, it also incorporated non-anafīs legal opinions that were considered more appropriate to the time.

Keywords: Islamic Law, Modern Islamic Law, Islamic Civil Code, Islamization of Laws, Codification of Islamic Jurisprudence.

موضوع کا تعارف:

"مجلہ" عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی رسالہ یا میگزین کے ہیں۔اس کی جمع عموماً "مجلات" آتی ہے۔ اُحکام، حکم کی جمع ہے جبکہ عدلیہ سے مراد عدالت سے متعلقہ اُحکام یعنی آرڈرز ہیں۔ پس" مجلہ الاحکام العدلیہ" سے مراد ایسا رسالہ ہے کہ جس میں عدالتی اُحکام کو بیان کیا گیا ہو۔یہ مجلہ دراُصل سلطنت عثمانیہ کا دیوانی قانون تھا جس میں مختلف ابواب کے تحت فقہ حنفی کے ہزاروں فتاوی جات کو قانونی شکل دی گئی ہے۔ یہ مجلہ ایک مقدمہ، ۱۶ابواب اور ۱۸۵۱دفعات پر مشتمل ہے۔

مجلہ کی تدوین و تنفیذ کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ سلطنت عثمانیہ کے عدالتی نظام میں جج حضرات اگرچہ جدید و مغربی قانون کے تو ماہر ہوتے تھے لیکن عموماً علم فقہ سے ناواقف ہوتے تھے جیسا کہ ہم آج کل پاکستان

[1]۔ ، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف ہیومینیٹیز، کامساٹس یونیورسٹی اسلام آباد، لاہور کیمپس، لاہور

ای میل: mzubair@ciitlahore.edu.pk

میں بھی یہی صورت حال دیکھتے ہیں۔ جدید مغربی قانون کے تحت کام کرنے والی عدالتوں کو اکثر اوقات دیوانی مقدمات کا فیصلہ بھی کرنا پڑتا تھا لیکن جج حضرات علم فقہ سے ناواقفیت کی وجہ سے شریعت اسلامیہ کے مطابق فیصلہ کرنے سے معذور تھے۔ ان حالات میں ایک ایسا ضابطہ مدون کرنے کی ضرورت کا احساس بیدار ہوا جس میں جدید اُسلوب میں، مختصر اور حکمیہ انداز میں فقہی عبارات کو ڈھال دیا جائے تاکہ جج صاحبان بوقت ضرورت دیوانی معاملات میں اس سے شرعی رہنمائی حاصل کر سکیں۔ دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار مجلہ کی تدوین کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> اس ضابطہ کو سات آدمیوں پر مشتمل ایک مقرر شدہ مجلس نے وضع کیا جس کا صدر اَحمد جودت پاشا تھا۔ ایک ابتدائی رپورٹ مؤرخہ ۱۸ ذوالحجہ ۱۲۵۸ھ (یکم اپریل ۱۸۶۹ء) میں یہ مجلس ہمیں بتاتی ہے کہ اس ضابطہ کے مرتب کرنے کی ضرورت کیوں لاحق ہوئی۔ جدید قائم کردہ دنیاوی عدالتوں (نظامیہ) کو اکثر اوقات عام دیوانی قانون کے معاملات کا فیصلہ کرنا پڑتا ہے لیکن ججوں کو عام طور پر علم فقہ سے پوری واقفیت نہیں ہوتی، اس لیے یہ قرین مصلحت سمجھا گیا کہ مذہبی عدالتوں کے صدر ہی کو بیک وقت ان دنیاوی عدالتوں کا صدر بھی مقرر کیا جائے۔ یہ انتظام تسلی بخش ثابت نہ ہوا' اس لیے اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ قانونی معاملات کے متعلق ضروری اُمور کو ایک ضابطہ کی صورت میں تشکیل دے دیا جائے جس کا آسانی کے ساتھ مطالعہ کیا جا سکے اور اس کے مقابلے میں فقہ کی ضخیم کتابوں کے دیکھنے کی ضرورت نہ رہے۔"[2]

سلطنت عثمانیہ میں یورپین عدالتی نظام کے زیر اثر مجلہ کی تدوین سے پہلے ہی کئی ایک مغربی و یورپی قوانین کا نفاذ ہو چکا تھا۔ یہ تمام قوانین ایسے تھے جو مغربی ممالک سے جوں کے توں لے لیے گئے تھے اور سلطنت نے اپنے تئیں علماء و فقہاء کی کسی جماعت سے ان مسائل کے بارے میں کسی شرعی قانون سازی کا مطالبہ نہیں کیا تھا۔ پروفیسر رفیع اللہ شہاب لکھتے ہیں:

> "ٹھیک اسی وقت میں عثمانی حکومت کے بالکل پڑوس میں یورپ کے قوانین کی جدید طریقے سے تدوین ہو رہی تھی، جس کا اثر پڑوسی ملک پر پڑنا ایک قدرتی اَمر تھا۔ چنانچہ زمانے کے تقاضوں سے مجبور ہو کر حکومت عثمانیہ نے بھی ایسے قوانین کا نفاذ ضروری سمجھا جو زمانہ جدید کے تقاضوں کو پورا کر سکیں۔ اس مقصد کے لیے مختلف یورپی ممالک کے قوانین کا مطالعہ کیا گیا۔ سب سے پہلے ۱۸۵۰ء میں فرانسیسی قانون کے مطابق قانون تجارت کیا گیا اور ۱۸۵۷ء میں قانون اراضی نافذ ہوا۔ اس کے بعد فرانسیسی قانون کے نمونے پر قانون فوجداری وضع کیا گیا۔ لیکن بعد میں اطالوی قانون زیادہ مفید نظر آیا تو اس کے مطابق ترمیمیں کر لی گئیں۔ ۱۸۶۱ء میں تجارتی عدالتوں کا

2۔ مجموعہ من العلماء، اردو دائرۃ معارف اسلامیہ، (دانش گاہ پنجاب، لاہور، طبع اول، ۱۹۸۵ء)، ج ۱۸، ص ۵۸۵

قانون اُساسی نافذ ہوا۔ ۱۸۶۸ء میں بحری تجارت کا قانون ۱۸۸۰ء میں عدالت ہائے دیوانی کا قانون اُساسی بنایا گیا اور ۱۹۱۱ء میں اس کا تکملہ وضع ہوا۔ اور ٹھیک اسی وقت میں عثمانی حکومت کے بالکل پڑوس میں یورپ کے قوانین کی جدید طریقے سے تدوین ہو رہی تھی، جس کا اثر پڑوسی ملک پر پڑنا ایک قدرتی اُمر تھا۔ چنانچہ زمانے کے تقاضوں سے مجبور ہو کر حکومت عثمانیہ نے بھی ایسے قوانین کا نفاذ ضروری سمجھا جو زمانہ جدید کے تقاضوں کو پورا کر سکیں۔ اس مقصد کے لیے مختلف یورپی ممالک کے قوانین کا مطالعہ کیا گیا۔ سب سے پہلے ۱۸۵۰ء میں فرانسیسی قانون کے مطابق قانون تجارت کیا گیا اور ۱۸۵۷ء میں قانون اراضی نافذ ہوا۔ اس کے بعد فرانسیسی قانون کے نمونے پر قانون فوجداری وضع کیا گیا۔ لیکن بعد میں اطالوی قانون زیادہ مفید نظر آیا تو اس کے مطابق ترمیمیں کر لی گئیں۔ ۱۸۶۱ء میں تجاری عدالتوں کا قانون اُساسی نافذ ہوا۔ ۱۸۶۸ء میں بحری تجارت کا قانون ۱۸۸۰ء میں عدالت ہائے دیوانی کا قانون اُساسی بنایا گیا اور ۱۹۱۱ء میں اس کا تکملہ وضع ہوا۔ اور ۱۹۰۶ء میں قانون جراء جاری ہوا۔ ان کے علاوہ دوسرے قوانین بھی وضع کیے گئے۔ جیسے یتیموں کے مال کی تنظیم اور احکام صلح کا قانون اور شرعی عدالتوں کا قانون اُساسی وغیرہ۔"[3]

چاہیے تو یہ تھا کہ سلطنت زندگی کے ہر شعبے میں مسلمان علماء وفقہاء کے تعاون سے قرآن وسنت اور ائمہ سلف کی آراء کی روشنی میں اسلامی قانون سازی کی داغ بیل ڈالتی لیکن خلافت کا دعویدار ہونے کے باوجود سلطنت عثمانیہ نے اس طرف توجہ نہ دی اور اس نے زمانے کے بدلتے حالات اور جدید تقاضوں کے نام پر مغربی ممالک کی پیروی شروع کر دی۔ زندگی کے ایک شعبے یعنی مدنی قانون کو فقہ حنفی کی روشنی میں مدون کیا گیا اور اس کو بھی عدالتی فیصلوں میں کبھی واحد سند کی حیثیت حاصل نہیں رہی۔

سابقہ کام کا جائزہ؛ مجلہ کے تراجم، شروحات، اختصارات اور آثار

مجلہ کا انگریزی اور اردو میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ "مجلہ الاحکام العدلیہ؛ فقہ اسلامی کے حصہ معاملات کا دفعہ وار مجموعہ" کے عنوان سے محکمہ اوقاف کے تحت علماء اکیڈمی، لاہور سے ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا ہے۔ علاوہ ازیں محمد خالد اتاسی کی شرح مجلہ کا بھی اردو ترجمہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ سے ۱۹۸۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ سلطنت عثمانیہ ہی کی طرف سے ۱۹۰۱ء میں شائع کیا گیا۔ اس کے کچھ حصوں کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں بھی ہوا ہے۔ اس کا فرانسیسی ترجمہ ۱۸۸۱ء میں استنبول سے شائع ہوا ہے۔ یونانی زبان میں بھی مجلہ کا ترجمہ ۱۸۷۳ء میں شائع ہوا ہے۔

3۔ رفیع اللہ شہاب پروفیسر، اسلامی ریاست کا عدالتی نظام، (قانونی کتب خانہ، لاہور)، ص ۱۹۴

مجلہ کے متن کے بہت سے ایڈیشن شائع ہو چکے جیسا کہ ایک معروف معاصر طبع بسام عبدالوہاب الجابی کی تحقیق کے ساتھ ۲۰۰۴ء میں، ۵۹۲ صفحات میں، دار ابن حزم سے شائع ہوا ہے۔ ایک اور طبع مامون محمد ابو یوسف کی تحقیق کے ساتھ، ۱۹۹۹ء میں دار العلم سے شائع ہوا۔ علاوہ ازیں "زبدۃ القوانین" کے نام سے مجلہ کا اختصار بھی شائع ہوا۔ مجلہ کو چونکہ فقہ حنفی پر مرتب کیا گیا تھا لہذا دوسرے فقہی مذاہب کے فقہاء نے بھی اس کی ترتیب اور اُسلوب سے متاثر ہو اپنے مذاہب کو اسی ترتیب اور اُسلوب سے مرتب کیا جیسا کہ مکہ المکرمہ کے قاضی شیخ احمد بن عبد اللہ القاری نے اسی منہج پر "مجلة الأحكام الشرعية على مذهب الإمام أحمد بن حنبل" مرتب کیا۔ مذہب حنبلی کا یہ مجلہ اکیس اُبواب اور ۶۳۲ صفحات پر مشتمل ہے اور ۱۹۸۱ء میں سعودی عرب سے شائع ہوا ہے۔

مجلہ کی معروف شروحات میں علی حیدر خواجہ امین آفندی کی "درر الحكام في شرح مجلة الأحكام" شامل ہے۔ یہ شرح پہلے پہل ۱۹۲۶ء میں مطبعہ عباسیہ سے شائع ہوئی۔ اس کے بعد اس کی جدید طباعت چار جلدوں میں دار الجیل سے ۱۹۹۱ء میں ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں یہی شرح دار عالم کتب سے بھی ۲۰۰۳ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس کے بعد دار الثقافہ سے بھی ۲۰۱۵ء میں شائع ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں دار الكتب العلميه، بیروت سے بھی شائع ہوئی ہے۔ مجلہ کی ایک اور معروف شرح محمد خالد اتاسی اور ان کے بیٹے محمد طاہر اتاسی کی بھی ہے جو حمص سے ۱۳۵۳ھ میں شائع ہوئی۔ اس کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا۔

پہلے پہل ایک شرح "شرح المجلة" کے عنوان سے، ۱۸۸۷ء میں، دار الکتب العلمیہ سے شائع ہوئی تھی کہ جسے سلیم رستم باز نے مرتب کیا تھا۔ اس کا نیا ایڈیشن ۱۹۸۶ء میں دار احیاء التراث العربی سے شائع ہوا ہے۔ ایک اور شرح سید محمد سعید مراد نے مرتب کی ہے جو ۱۹۲۱ء میں قاہرہ سے "كتاب الأدلة الأصلية الأصولية" کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔ ایک شرح "الآثار الحميدية شرح مجلة الأحكام" کے نام سے ہے جسے عبد اللطیف بن حسین الحیسنی نے مرتب کیا ہے اور یہ ۱۳۰۶ھ میں شام سے شائع ہوئی ہے۔

مجلہ کے مؤلفین و مرتبین

حکومت نے اُحمد جودت پاشا جو محکمہ اُحکام عدلیہ کے ناظم تھے، کی قیادت میں علمائے قانون کی ایک مجلس قائم کی۔ ابتداء میں اس مجلس کے مندرجہ ذیل سات علماء و ماہرین رکن بنائے گئے۔

1) اُحمد جودت

2) سید خلیل

3) سیف الدین

4) سید أحمد خلوصی

5) سید أحمد حلمی

6) محمد أمین جندی

7) علاؤالدین ابن ابن عابدین

کام کے دوران مجلس کے ارکان میں تبدیلیاں بھی ہوئیں۔ کچھ ارکان کو فارغ کیا گیا اور کچھ نئے اراکین کا اضافہ ہوا۔ مجلہ کے اختتام کے وقت درج ذیل اراکین اس کمیٹی کے ممبر تھے۔

1) أحمد جودت

2) سید أحمد خلوصی

3) سید أحمد حلمی

4) عمر حلمی

5) سیف الدین

6) سید خلیل

7) عبدالستار

اس مجلہ کی تدوین کی ابتداء ۱۲۸۵ھ میں ہوئی اور ۱۲۹۳ھ میں اپنے اختتام کو پہنچ گئی۔ یعنی اس کی تکمیل میں تقریباً آٹھ سال لگ گئے۔ بعد ازاں سلطان ترکی کے ایک فرمان کے ذریعے اس مجلہ کو حکومت عثمانیہ کے قانون مدنی کے طور پر شائع کیا گیا لیکن اس کی حیثیت کسی لازمی قانون کی نہیں تھی۔ پروفیسر رفیع اللہ شہاب لکھتے ہیں:

> یہ قانونی مجلس ۱۲۸۵ھ بمطابق ۱۸۶۹ء میں سال بھر قانون سازی کے کام میں مصروف رہی۔ اس کے بعد مجلہ کا مقدمہ اور باب اول مرتب کر کے شیخ الاسلام اور حکومت کے ارباب حل وعقد کے سامنے پیش کیا۔ اس میں ضروری اصلاحات اور ترمیمات بھی کی گئیں۔ پھر مجلس کے اراکین نے آپس میں کام اس طرح تقسیم کر لیا کہ مجلہ کا الگ الگ حصہ ان کے سپرد ہو گیا۔ مگر صدر مجلس تمام أبواب کی تدوین میں شریک رہا۔ مجلہ کی تالیف

۱۲۹۳ھ بمطابق ۱۸۷۶ء میں مکمل ہو گئی تھی۔ چناچہ اس طرح حکومت عثمانیہ کے قانون مدنی کی تدوین ہوئی جو سلطان ترکی کے ایک فرمان کے ذریعے مجلہ الاحکام العدلیہ کے نام سے شائع کیا گیا۔"[4]

مجلہ کی قانونی حیثیت

اگرچہ دیوانی مقدمات کے فیصلوں میں جج حضرات مجلہ سے رہنمائی حاصل کرتے تھے لیکن مجلہ کی حیثیت کسی لازمی قانون کی نہ تھی کہ جس کے خلاف فیصلہ کرنے کی اجازت نہ ہو۔جج صاحبان بعض مقدمات میں مجلہ کے خلاف بھی فیصلہ جاری کر دیتے تھے۔دائرہ معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار لکھتے ہیں:

"گو اس کے مختلف حصوں کی منظوری خط سلطانی کے ذریعے یکے بعد دیگرے حاصل کی گئی...لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ مجلہ بھی تمام معاملات متعلقہ کے لیے واحد سند تھا۔ قاضیوں کو اس معاملہ میں پوری آزادی حاصل تھی کہ حنفی فقہ کی کتابوں کے مطالعے کے بعد اپنے نتائج کا استنباط کریں اور یہ آزادی فی الحقیقت استعمال بھی کی جاتی رہی۔" [5]

اردن، شام، لبنان، عراق اور کویت میں مجلہ کسی نہ کسی دور یا صورت میں بطور دیوانی قانون کے نافذ رہا ہے۔[6]

مجلہ کے ثمرات و نتائج

مجلہ کی تدوین سے سب سے بڑا فائدہ تو یہ حاصل ہوا کہ فقہ کی کتابوں میں منتشر و متفرق مسائل کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ جامع و مختصر انداز میں جدید اُسلوب پر مدون کر دیا گیا ہے۔لیکن جس مقصد کی خاطر مجلہ کی تدوین ہوئی تھی کہ اس کو سلطنت عثمانیہ کے قانون کا درجہ حاصل ہو تو اس میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔اسی طرح ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ مدنی قانون کے بعد قانون تجارت، قانون فوجداری اور عدالتوں کے اُساسی قوانین کو اسلامی بنانے کی کوشش کی جاتی لیکن اس کی طرف بھی کوئی خاص پیش رفت نہ ہوئی بلکہ متبادل مغربی و غیر شرعی قوانین کی تنفیذ کی وجہ سے مجلہ کے ممکنہ فوائد و ثمرات کا اظہار بھی نہ ہو سکا۔پروفیسر رفیع اللہ شہاب لکھتے ہیں:

"مختصر یہ کہ حکومت عثمانیہ کی تمام قانونی کتابیں' یورپی قوانین سے متاثر ہوئیں، چناچہ ان کا اکثر حصہ ترتیب' اُبواب کے لحاظ سے بھی الفاظ و مفہوم کے اعتبار سے بھی، غیر ملکی قوانین سے ماخوذ تھا۔ حکومت عثمانیہ کو یہ تبدیلی تجارتی ضروریات کے لیے اور معاشرے کے بدلتے ہوئے حالات کے تحت اختیار

4۔ ایضاً، ص ۱۹۶-۱۹۷

5۔ اردو دائرۃ معارف اسلامیہ، ج ۱۸، ص ۵۸۶

6۔ سامر مازن القبح، الدكتور القاضي، مجلة الأحكام العدلية: مصادرها وأثرها في قوانين الشرق الإسلامي، (دار الفتح، الأردن، ۲۰۰۸ء)، ص ۱۷۱-۱۷۴

کرنی پڑی۔ یہی وجہ ہے کہ سلطنت عثمانیہ کی بعض قانونی کتابیں، جہاں شریعت اسلامی کے مطابق ہی،' وہاں بعض کی تفصیلات اسلامی قانون سے ٹکراتی ہیں۔ مثلاً قانون تعزیرات نے شریعت اسلامی کی بعض سزاؤں جیسے چور کا ہاتھ کاٹنا اور کوڑے لگانے کو ختم کر دیا۔ اسی طرح عدالت ہائے دیوانی کے قانون اُساسی کی دفعہ ۱۱۲ کی رُو سے شریعت اسلامی کے سب سے سنگین گناہ اور جرم ربو یعنی سود کو جائز قرار دے دیا گیا۔"[7]

پروفیسر رفیع اللہ شہاب صاحب کا کہنا یہ بھی ہے کہ عالمی سرمایہ دارانہ نظام کے چنگل میں پھنس جانے کی وجہ سے سلطنت عثمانیہ اس قانون کے فیوض و برکات سے محروم رہی۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:

مجلہ نے عدالتی نظام کے اس خلا کو پر کر دیا تھا۔ جو اس زمانے میں پیدا ہو گیا تھا کیونکہ اس کے ذریعے وہ مسائل شرعیہ جو فقہ کی مختلف کتابوں میں منتشر تھے یا ایک ہی مسئلہ کے متعلق متعدد اُقوال و فتاوی پائے جاتے تھے وہ سب واضح اور صریح اُحکام کی صورت میں اس خوبی سے زمانے کے لحاظ سے یہ منضبط ہو گئے کہ عام قانون دان حضرات کو ان کے سمجھنے اور پیش نظر معاملات میں ان سے استفادہ کرنے میں کوئی دشوار پیش نہ آتی تھی۔ یہ ایک نہایت ہی قابل قدر کوشش تھی لیکن چونکہ عثمانی حکومت نے سود جیسی لعنت کو جو قرآنی تعلیمات کے مطابق اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی حیثیت رکھتی تھی، کو جائز قرار دے کر، سرمایہ داری نظام کو سرکاری طور پر اختیار کر لیا تھا۔ اس لیے زمانہ جدید میں اسلامی قانون کی تدوین نو کی اس کوشش سے وہ مطلوبہ نتائج حاصل نہ ہو سکے، جن کی اس سے توقع تھی۔" [8]

مجلہ کا اُسلوب تدوین و تالیف

مجلہ کی تدوین کا کام علماء و ارباب حل و عقد کی ایک جماعت کے سپرد کیا گیا جو ابتداءً سات افراد پر مشتمل تھی۔ ان میں سے ایک صاحب کو صدر مجلس منتخب کیا گیا۔ اس کمیٹی نے ایک سال میں مقدمہ اور باب اول مکمل کر کے شیخ الاسلام اور ارباب حل و عقد کو پیش کیا۔ جس میں ضروری ترمیمات کے ساتھ مجلہ کے بقیہ حصوں پر کام کی اجازت دے دی گئی۔ بقیہ حصوں پر کام کو کمیٹی ممبران کے مابین تقسیم کر لیا گیا اور صدر مجلس ہر حصے کے کام کی نگرانی کرتے تھے۔ پروفیسر رفیع اللہ شہاب لکھتے ہیں:

یہ قانونی مجلس ۱۲۸۵ھ بمطابق ۱۸۶۹ء میں سال بھر قانون سازی کے کام میں مصروف رہی، اس کے بعد مجلہ کا مقدمہ اور باب اول مرتب کر کے شیخ الاسلام اور حکومت کے ارباب حل و عقد کے سامنے پیش کیا۔ اس میں ضروری اصلاحات اور ترمیمات بھی کی گئیں۔ پھر مجلس کے اراکین نے آپس میں کام اس طرح

7۔ رفیع اللہ شہاب، اسلامی ریاست کا عدالتی نظام، ص ۲۳۲-۲۳۳

8۔ ایضاً، ص ۱۹۸-۱۹۹

تقسیم کر لیا کہ مجلہ کا الگ الگ حصہ ان کے سپرد ہو گیا۔ مگر صدر مجلس تمام ابواب کی تدوین میں شریک رہا۔
مجلہ کی تالیف ۱۲۹۳ھ بمطابق ۱۸۷۶ء میں مکمل ہو گئی تھی۔ چناچہ اس طرح حکومت عثمانیہ کے قانون مدنی
کی تدوین ہوئی جو سلطان ترکی کے ایک فرمان کے ذریعے مجلہ الاحکام العدلیہ کے نام سے شائع کیا گیا۔" [9]

مجلہ کی تدوین میں صرف فقہ حنفی سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ایک دو مسائل میں فقہ شافعی سے بھی رائے لی گئی ہے۔ پروفیسر رفیع اللہ شہاب لکھتے ہیں:

"اس مجلے میں صرف ایک دو مسائل میں حنفی فقہ کو ترک کر کے دوسرے فقہی مذاہب کے فتاوی اختیار کیے گئے تھے۔ جسے حنفی علماء نے ناپسند کیا۔ یہاں تک کہ اس کمیٹی میں ان کے نمائندے علامہ ابن ابن عابدین نے کمیٹی کی رکنیت سے استعفادے دیا۔"[10]

فقہ حنفی سے استفادہ میں بھی کتب اُصول کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ اگر کسی مسئلے میں امام صاحب اور صاحبین میں کچھ اختلاف مروی تھا تو جو قول زمانے کے تقاضوں اور مصلحت عامہ کے موافق تھا، اس کو اختیار کر لیا گیا۔ بعض مسائل میں مصلحت عامہ کے پیش نظر ظاہر الروایہ کو چھوڑ کر متاخرین کے فتوی کو بھی ترجیح دی گئی ہے۔ پروفیسر رفیع اللہ شہاب لکھتے ہیں:

مجلہ کے اکثر اُحکام و مسائل، حنفی فقہ کی کتب ظاہر الروایہ یعنی بنیادی کتابوں سے ماخوذ ہیں۔ اور جس مسئلہ میں امام اُعظم اور صاحبین کا اختلاف ہے۔ وہاں مجلہ میں وہ مسلک اختیار کیا گیا جو زمانے کے تقاضوں اور مصلحت عامہ کے لحاظ سے زیادہ منفعت بخش ہے۔ مثلاً بے وقوف کی بیع کے مسئلہ میں مجلہ نے امام اعظم کی رائے ترک کر کے صاحبین یعنی امام صاحب کے شاگردوں کا مسلک اختیار کیا ہے کہ وہ بیع نافذ نہ ہو گی۔ اسی طرح ان چیزوں کی بیع، جن کے تیار کرنے کی فرمائش کارخانہ کو دی جائے۔ ایسی بیع کو مجلہ میں صاحبین کے مسلک کے مطابق جائز قرار دیا گیا ہے۔ مجلہ میں صرف چند مسائل میں ظاہر الروایہ کو چھوڑ کر دوسری روایتوں کو اختیار کیا گیا ہے۔ جیسے غصب کردہ چیز کے منافع کی ادائیگی کے واجب ہونے میں مجلہ میں حنفی فقہ کے بعد کے فقہاء کی رائے کو ترجیح دی گئی ہے جو اتفاق سے شافعی فقہ کے زیادہ قریب ہے۔ اسی طرح اُبو اللیث سمرقندی مؤلف النوازل کے اس قول کو ترجیح دی گئی ہے کہ مال منقول میں بیع الوفا جائز ہے۔ جو کہ کتب ظاہر الروایہ یعنی حنفی فقہ کے بنیادی اُصولوں کے خلاف ہے۔"[11]

9۔ ایضاً، ص ۱۹۶-۱۹۷

10۔ ایضاً، ص ۱۹۴-۱۹۵

11۔ ایضاً، ص ۱۹۹

مجلہ کے مصادر و مآخذ

مجلہ میں فقہی مسائل کے بیان میں ظاہر الروایہ کو مصدر بنایا گیا ہے اور اس کے لیے "الوقاية"، "مختصر القدوري"، "الكنز"، "المختار"، "مجمع البحرين"، "رد المحتار" اور "مجمع الأنهر" وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔[12] مجلہ میں بیان شدہ قواعد فقہیہ کے مصادر و مراجع میں ابن نجیم کی کتاب "الأشباه والنظائر" اور ابو سعید الخادمی کی کتاب "خاتمة مجامع الحقايق" شامل ہے۔[13]

مجلہ کے مشمولات و مضامین

مجلہ ایک مقدمہ اور ۱۶ اَبواب پر مشتمل ہے۔ پہلی کتاب بیع سے متعلق ہے۔ اس سارے ضابطے میں ۱۸۵۱ دفعات ہیں۔ ہر کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں متعلقہ فقہی اصطلاحات کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ ایک کتاب میں کئی ایک اَبواب ہیں اور ابواب کو مزید فصول میں تقسیم کیا گیا ہے۔ بعض اوقات تو فصول کو بھی مزید مباحث کے عنوانات کے تحت بیان کیا گیا ہے۔

مقدمہ

مقدمہ میں دو مقالے شامل کیے گئے ہیں۔ پہلے مقالہ میں علم فقہ کا تعارف اور اس کی اقسام بیان کی گئی ہیں اور یہ ایک مادے پر مشتمل ہے[14] جبکہ دوسرے مقالے میں ۹۹ معروف قواعد فقہیہ کا بیان ہے۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

- الأمور بمقاصدها
- اليقين لا يزول بالشك
- الأصل براءة الذمة
- الأصل في الكلام الحقيقة
- لا مساغ للاجتهاد في مورد النص
- المشقة تجلب التيسير

12- سامر مازن، مجلة الأحكام العدلية: مصادرها وأثرها في قوانين الشرق الإسلامي، ص ۸۱-۸۶

13- سامر مازن، مجلة الأحكام العدلية: مصادرها وأثرها في قوانين الشرق الإسلامي، ص ۹۲، ۹۴

14- لجنة مكونة من عدة علماء وفقهاء في الخلافة العثمانية، مجلة الأحكام العدلية، (كارخانه تجارت كتب، كراتشي)، ص ۱۵-۱۶

- لا ضرر ولا ضرار
- الضرورات تبيح المحظورات
- درء المفاسد أولى من جلب المنافع
- العادة محكمة
- البينة للمدعي واليمين على من أنكر
- الخراج بالضمان [15]

پہلی کتاب

کتاب البیوع پر مشتمل ہے۔اس میں ایک مقدمہ اور سات اَبواب ہیں۔ مقدمہ میں بیع سے متعلق اصطلاحات مثلاًاَیجاب و قبول، عقد وانعقاد، بائع، مشتری، مبیع، بیع، بیع باطل، بیع فاسد، بیع نافذ، بیع موقوف، بیع الوفاء، بیع الصرف، بیع سلم، بیع استصناع وغیرہ کی وضاحت کی گئی ہے۔اس کتاب میں ۶۶ مادے بیان کیے گئے ہیں۔یعنی اب تک کل مادے ۱۶۶ ہو گئے۔ پہلا باب عقد بیع سے متعلق قواعد پر مشتمل ہے۔اس باب میں چار فصول ہیں۔ پہلی فصل ارکان بیع، دوسری قبول بیع کا ایجاب کے موافق ہونے، تیسری مجلس بیع، چوتھی بیع مع شرط اور پانچویں بیع کی واپسی کے مسائل پر مشتمل ہے۔اس باب کے تحت کل ۳۰ مادے بیان کیے گئے ہیں اور اب تک کل مادے ۱۹۶ ہو گئے۔ دوسرا باب مبیع سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے اور اس کی کل چار فصول ہیں۔ پہلی فصل میں مبیع کی شروط اور اوصاف، دوسری میں کس کی بیع جائز ہے اور کسی کی ناجائز، تیسری میں مبیع کی کیفیت سے متعلقہ مسائل اور چوتھی فصل میں ان چیزوں کا تذکرہ ہے جو کسی بیع میں صرحت یا عدم صراحت کی صورت میں شامل ہوتی ہیں۔اس باب میں کل ۴۰ مادوں کا تذکرہ ہے اور اب تک کل مادے ۲۳۶ ہو گئے۔ تیسرا باب قیمت سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے۔اس میں دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل قیمت کے اوصاف واحوال پر مشتمل ہے اور دوسری قیمت کی تاخیر یا پیشگی ادائیگی کے مسائل کے بارے میں ہے۔اس باب میں ۱۵ مادے ہیں اور اب تک کل ۲۵۱ مادے ہو گئے۔ چوتھا باب عقد بیع کے بعد قیمت اور جس کی قیمت لگائی گئی ہو، کے بارے میں ہے۔اس باب میں دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل عقد بیع کے بعد اور قبضے سے پہلے بائع کے قیمت اور مشتری کے مبیع میں تصرف کے بارے میں ہے۔ دوسری فصل عقد بیع کے بعد قیمت اور مبیع میں کمی بیشی کے بیان میں ہے۔اس باب میں کل ۱۰ مادے بیان ہوئے ہیں اور اب تک کل مادے ۲۶۱ ہو گئے۔ پانچواں باب سپردگی و حوالگی

---

[15]۔ أیضاً، ص ۱۶-۲۸

اور قبضہ حاصل کرنے کے مسائل کے بارے میں ہے۔اس باب میں چھ فصول ہیں۔پہلی فصل میں سپردگی وقبضہ کی حقیقت وکیفیات کو بیان کیا گیا ہے۔دوسری فصل مبیع کو روک لینے کے مسائل پر مشتمل ہے۔تیسری فصل سپردگی و حوالگی کے جائے مقام کے بارے میں ہے۔چوتھی فصل سپردگی وحوالگی کے اخراجات اوراس کی تکمیل کے لوازمات پر ہے۔پانچویں فصل مبیع کے ضائع ہوجانے کے بارے میں ہے۔چھٹی فصل خریداری کے مابین یا مبیع کو دیکھتے ہوئے بھاؤ تاؤ طے کرنے میں مبیع کے ضائع ہوجانے کے مسائل پر مشتمل ہے۔اس باب میں کل ۳۸ مادے بیان ہوئے ہیں اور اب تک کل ۲۹۹ مادے ہوچکے ہیں۔چھٹا باب اختیارات کے بارے میں ہے۔اس میں کل سات فصول ہیں۔پہلی فصل اختیار شرط،دوسری اختیار وصف،تیسری اختیار قیمت،چوتھی اختیار تعین،پانچویں اختیار رؤیت،چھٹی اختیار عیب اور ساتویں دھوکے اور تعزیر کے بارے میں ہے۔اس باب میں کل ۶۱ مادے ہیں اور اب تک کل مادے ۳۶۰ ہوگئے۔ ساتواں باب بیع کی اقسام اوران کے أحکام پر مشتمل ہے۔اس باب میں چھ فصول ہیں۔پہلی فصل بیع کی اقسام،دوسری ان کے أحکام،تیسری بیع سَلَم،چوتھی بیع استصناع،پانچویں مریض کی بیع کے أحکام اور چھٹی بیع وفاء کے بارے میں ہے۔اس باب میں کل ۴۳ مادے بیان ہوئے اور اب تک کل ۴۰۳ مادے ہوگئے۔اس کتاب کی تکمیل ۲ ذی الحجۃ ۱۲۸۶ھ کو ہوئی اور اس کی تالیف میں أحمد خلوصی رکن دیوان عدلیہ، سیف الدین رکن شوری سلطنت عثمانیہ، أحمد جودت نگران دیوان عدالتی أحکام، علاؤالدین رکن جمعیت، محمد أمین رکن شوری سلطنت عثمانیہ اور أحمد حلمی رکن دیوان عدالتی أحکام نے حصہ لیا۔[16]

دوسری کتاب

کتاب الاجارۃ ہے۔یہ ایک مقدمہ اور آٹھ أبواب پر مشتمل ہے۔مقدمہ اجارۃ سے متعلق فقہی اصطلاحات سے متعلق ہے جبکہ پہلا باب اجارۃ سے متعلق عمومی ضوابط کے بارے میں ہے۔مقدمہ ۱۶ اور پہلا باب ۱۳ مادوں پر مشتمل ہے۔اب تک کل ۴۳۲ مادے ہوگئے۔دوسرا باب اجارۃ سے متعلق بعض مسائل کے بارے میں ہے۔اس میں کل چار فصول ہیں۔پہلی فصل میں اجارۃ کے ارکان،دوسری میں اجارۃ کے انعقاد ونفاذ کی شرائط،تیسری میں اجارۃ کی صحت کی شرائط اور چوتھی فصل میں فاسد و باطل اجارۃ کے احکام بیان کیے گئے ہیں۔اس باب میں کل ۳۰ مادوں کا بیان ہے اور اب تک ۴۶۲ مادے ہوگئے۔تیسرا باب أجرت سے متعلق مسائل کے بیان میں ہے۔اس میں تین فصول ہیں۔پہلی فصل اجارۃ کے عوض،اس کے اوصاف اور أحوال کے بارہ میں ہے۔دوسری فصل أجرت کے لازم ہونے کے أسباب اور مزدور کے أجرت کے مستحق ہونے کی کیفیت کے بارے میں ہے۔تیسری فصل میں ان مسائل کا بیان ہے کہ جن میں

[16] أیضاً، ص ۲۹-۷۸

مزدور پوری اُجرت حاصل کرنے کے لیے اجرت پر رکھنے والے کو روک سکتا ہے یا نہیں۔اس باب میں کل ۲۱ مادوں کا بیان ہے اور اب تک کل ۴۸۳ مادے ہوگئے۔چوتھا باب مدت اجارۃ کے مسائل کے بیان میں ہے۔اس باب میں ۱۳ مادوں کا بیان ہے اور اب تک ۴۹۶ مادے ہوگئے۔پانچواں باب اختیارات کے بارے میں ہے۔اس میں تین فصول ہیں۔پہلی فصل اختیار شرط، دوسری اختیار رؤیت اور تیسری اختیار عیب کے بارے میں ہے۔اس باب میں کل ۲۵ مادوں کا بیان ہے اور اب تک کل مادے ۵۲۱ ہوگئے۔چھٹا باب مأجور کی اقسام اور ان کے اُحکام پر مشتمل ہے۔اس باب میں چار فصول ہیں۔پہلی فصل غیر منقولہ جائیداد، دوسری منقولہ جائیداد، تیسری مال مویشیوں اور چوتھی انسانوں کے اجارۃ کے بارے میں ہے۔اس باب میں کل ۶۰ مادوں کا بیان ہے اور اب تک ۵۸۱ مادے ہوئے۔ساتواں باب آجر اور مستأجر کے کام اور عقد اجارۃ کے بعد ان دونوں کی صلاحیت کے بارے میں ہے۔یہ باب تین فصول پر مشتمل ہے۔پہلی فصل میں مأجور کی حوالگی، دوسری میں عقد جارۃ کے بعد عاقدین کے مأجور میں تصرف اور تیسری فصل مأجور کے لوٹانے اور دوبارہ اجرت پر لینے کے مسائل پر مشتمل ہے۔اس باب میں ۱۴ مادوں کا بیان ہے اور کل مادے ۵۹۵ ہوئے۔آٹھواں باب ضمانات کے بارے میں ہے۔اس میں تین فصول ہیں۔پہلی فصل منفعت کی ضمانت کے لزوم اور عدم لزوم کے بارے میں ہے۔دوسری فصل مستأجر کے ضمان (تاوان) اور تیسری اُجیر کے ضمان (تاوان) کے بارے میں ہے۔اس باب میں ۱۶ مادوں کا بیان ہے اور کل مادے ۶۱۱ ہوئے۔[17]

تیسری کتاب

کتاب الکفالۃ ہے۔ایک مقدمہ اور تین اُبواب پر مشتمل ہے۔مقدمہ میں کفالت سے متعلق فقہی اصطلاحات کا بیان ہے جبکہ پہلا باب عقد کفالہ کے بارے میں ہے۔اس میں دو فصول ہیں۔پہلی فصل کفالت کے اُرکان اور دوسری شرائط کے بیان میں ہے۔مقدمہ میں ۹ اور پہلے باب میں ۱۳ مادوں کا بیان ہے۔اب تک ۶۳۳ مادے ہوئے۔دوسرا باب کفالت کے اُحکام پر مشتمل ہے۔پہلی فصل کسی صحیح یا فاسد شرط سے معلق، کسی وقت کی طرف منسوب کفالت اور کسی شرط و وقت سے غیر متعلق و غیر مشروط کفالت کے اُحکام پر مشتمل ہے۔دوسری فصل کفالت نفس اور تیسری کفالت مال کے بارے میں ہے۔دوسرے باب میں کل ۲۵ مادوں کا بیان ہے اور اب تک ۶۵۸ مادے ہوئے۔تیسرا باب کفالت سے براأت کے بیان میں ہے۔اس میں تین فصول ہیں۔پہلی فصل کا موضوع اس سے متعلقہ عمومی ضوابط

17۔ أیضاً، ص ۷۹-۱۱۴

کا بیان ہے۔ دوسری فصل کفالت نفس اور تیسری کفالت مال سے براءت کے مسائل پر مشتمل ہے۔اس باب میں ۱۴ مادوں کا بیان ہے اور اب تک کل مادے ۶۷۲ ہوئے۔اس باب کی تکمیل ربیع الأول ۱۲۸۷ھ میں ہوئی۔[18]

چوتھی کتاب

کتاب الحوالۃ ہے۔ مقدمہ اور دو أبواب پر مشتمل ہے۔ مقدمہ حوالہ سے متعلق فقہی اصطلاحات کے بیان میں ہے جبکہ پہلا باب عقد حوالہ کے مسائل کے بارے میں ہے۔اس میں دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل أرکان حوالہ اور دوسری اس کی شرائط کے بیان میں ہے۔ مقدمہ میں ۷ اور پہلے باب میں ۱۰ مادوں کا بیان ہے اور اب تک کل ۶۸۹ مادے ہوئے۔ دوسرا باب حوالہ کے أحکام کے بیان میں ہے۔ اس باب میں ۱۱ مادے ہیں اور اب تک کل ۷۰۰ مادے ہوئے۔[19]

پانچویں کتاب

کتاب الرہن ہے۔ ایک مقدمہ اور چار أبواب پر مشتمل ہے۔ مقدمہ رہن سے متعلق فقہی اصطلاحات کی وضاحت میں ہے جبکہ پہلا باب عقد رہن کے مسائل کے بارے میں ہے۔اس باب میں تین فصول ہیں۔ پہلی فصل رہن کے ارکان دوسری انعقاد رہن کی شروط اور تیسری رہن سے متعلق زوائد، عقد رہن کے بعد رہن میں تبدیلی اور اس میں اضافے کے بارے میں ہے۔ مقدمہ میں ۵ اور پہلے باب میں ۱۰ مادوں کا بیان ہے اور اب تک ۷۱۵ مادے ہوئے۔ دوسرا باب راہن (رہن دینے والے) اور مرتہن (رہن رکھنے والے) کے بارے میں ہے۔اس باب میں ۶ مادوں کا بیان ہے اور اب تک ۷۲۱ مادے ہوئے۔ تیسرا باب مال مرہون (رہن رکھے گئے مال) کے مسائل پر مشتمل ہے۔اس میں دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل مال مرہون کے بوجھ اور مصارف کے بارے میں ہے۔ دوسری فصل مال مستعار کے رہن رکھنے کے بارے میں ہے۔اس باب میں ۷ مادے ہیں اور اب تک کل ۷۲۸ مادے ہوئے۔ چوتھا باب رہن کے أحکام کے بیان میں ہے۔اس میں چار فصول ہیں۔ پہلی فصل رہن کے عمومی أحکام، دوسری مال مرہون میں راہن اور چوتھا باب رہن کے أحکام کے بیان میں ہے۔ اس میں چار فصول ہیں۔ پہلی فصل رہن کے عمومی أحکام، دوسری مال مرہون میں راہن اور مرتہن کے تصرف، تیسری أمین کے ہاتھ میں مال مرہون کے أحکام اور چوتھی رہن کی بیع کے بیان میں ہے۔اس باب میں ۳۳ مادے بیان ہوئے ہیں اور اب تک کل مادے ۷۶۱ ہوئے۔[20]

18- أیضاً، ص ۱۱۵-۱۲۶

19- أیضاً، ص ۱۲۷-۱۳۲

20- أیضاً، ص ۱۳۳-۱۴۳

چھٹی کتاب

کتاب الامانات ہے۔ ایک مقدمہ اور تین أبواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب أمانت سے متعلق عمومی أحکام کے بارے میں ہے۔ مقدمہ میں ۶ اور پہلے باب میں ۵ مادوں کا بیان ہے اور یہ ۷۷۲ مادے ہوئے۔ دوسرا باب ودیعت (کسی کو کوئی شیء حفاظت کی غرض سے دینا) کے بیان میں ہے۔ اس میں دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل عقد ایداع اور اس کی شرائط اور دوسری ودیعت کے أحکام اور اس کے تاوان کے مسائل پر مشتمل ہے۔ اس باب میں ۳۱ مادے ہیں اور کل مادے ۸۰۳ ہوئے۔ تیسرا باب مستعار لینے کے بیان میں ہے۔ یہ باب دو فصول پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل کوئی چیز عاریتاً لینے کے عقد اور اس کی شروط کے بارے میں ہے جبکہ دوسری فصل میں عاریتاً لینے کے أحکام اور اس کے تاوان کا بیان ہے۔ اس باب میں ۲۹ مادوں کا بیان ہے اور کل ۸۳۲ مادے ہوئے۔ اس کتاب کی تکمیل ۲۴ ذی الحجہ ۱۲۸۸ھ میں ہوئی۔[21]

ساتویں کتاب

کتاب الہبہ ہے۔ ایک مقدمہ اور دو أبواب پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں ہبہ سے متعلق فقہی اصطلاحات کا تعارف ہے۔ پہلا باب عقد ہبہ کے بارے میں ہے اور دو فصول پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل ارکان ہبہ اور دوسری شرائط ہبہ کے بارے میں ہے۔ مقدمہ میں ۵ اور پہلے باب میں ۲۳ مادے ہیں۔ اب تک کل مادے ۸۶۰ ہوئے۔ دوسرا باب ہبہ کے أحکام کے بیان میں ہے۔ اس میں دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل ہبہ سے رجوع کرنے کے حق کے بیان اور دوسری مریض کے ہبہ کے بارے میں ہے۔ اس باب میں کل ۲۰ مادے ہیں۔ اب تک کل ۸۸۰ مادے ہوئے۔ یہ کتاب ۲۹ محرم ۱۲۸۹ھ کو مکمل ہوئی۔[22]

آٹھویں کتاب

کتاب الغصب والاتلاف ہے۔ ایک مقدمہ اور دو ابواب پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں غصب اور تلف سے متعلقہ فقہی اصطلاحات کی تعریفات بیان کی گئی ہیں۔ پہلا باب غصب کے بارے میں ہے۔ اس میں تین فصول ہیں۔ پہلی فصل غصب کے أحکام، دوسری غصب سے متعلقہ مسائل اور تیسری غاصب کے بارے میں ہے۔ مقدمہ میں ۹ اور پہلے باب میں ۲۲ مادوں کا بیان ہے۔ اب تک کل ۹۱۱ مادے ہوئے۔ دوسرا باب تلف کے مسائل پر مشتمل ہے۔ اس

21- أیضاً، ص ۱۴۴-۱۶۰

22- أیضاً، ص ۱۶۱-۱۶۹

میں چار فصول ہیں۔ پہلی فصل براہ راست کسی مال کو تلف کرنے اور دوسری کسی مال کے تلف میں سبب بننے اور تیسری شاہراہ عام پر واقع ہونے والے مسائل اور چوتھی حیوانات کے قابل سزا جرائم کے بارے میں ہے۔اس باب میں کل ۳۹مادے ہیں اور اب تک ۹۴۰مادے ہوئے۔[23]

نویں کتاب

کتاب الحجر والاذن والاکراہ والشفعہ ہے۔ایک مقدمہ اور تین ابواب پر مشتمل ہے۔مقدمہ میں حَجر،اذن،اکراہ اور شفعہ کی فقہی اصطلاحات کے معانی بیان کیے گئے ہیں۔پہلا باب "حَجر" کے بارے میں ہے اور چار فصول پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل مجورین کی أصناف وأحکام، دوسری فصل صغیر، مجنون اور مخبوط الحواس سے متعلقہ مسائل، تیسری نادان مجور اور چوتھی مقروض مجور کے بارے میں ہے۔مقدمہ میں ۱۶ اور پہلے باب میں ۴۶مادے ہیں اور اب تک ۱۰۰۲ مادے ہوئے۔دوسرا باب اکراہ سے متعلقہ مسائل کے بارے میں ہے۔اس میں ٦ مادوں کا بیان ہے۔اب تک ۱۰۰۸ مادے ہوئے۔تیسرا باب شفعہ کے مسائل کے بارے میں ہے۔اس میں چار فصول ہیں۔ پہلی فصل شفعہ کے مراتب، دوسری شفعہ کی شرائط، تیسری شفعہ کے مطالبہ اور چوتھی شفعہ کے حکم کے بارے میں ہے۔اس میں ٣٦مادوں کا بیان ہے اور اب تک ۱۰۴۴مادے ہوئے۔[24]

دسویں کتاب

کتاب الشـــرکات ہے۔ایک مقدمہ اور آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔مقدمہ میں شراکت سے متعلقہ اصطلاحات کا بیان ہے۔پہلا باب ملکیت میں شراکت کے مسائل پر ہے۔اس میں تین فصول ہیں۔پہلی فصل "شـركة الملك" کی تعریف اور اقسام، دوسری أعیان مشترکہ میں تصرف کی کیفیت اور تیسری مشترکہ قرضوں کے بارے ہے۔ مقدمہ میں ۱۵ اور پہلے باب میں ۵۴مادوں کا بیان ہے۔اب تک کل ۱۱۱۳مادے ہوئے۔دوسرا باب حصوں کی تعیین کے بیان میں ہے۔اس میں ۹فصول ہیں۔ پہلی فصل حصوں کی تعیین و تقسیم کی وضاحت کے بارے میں ہے۔دوسری فصل میں حصوں کی تعیین و تقسیم کی شرائط، تیسری تقسیم جمع، چوتھی تقسیم تفری،' پانچویں تقسیم کی کیفیت، چھٹی تقسیم میں اختیارات، ساتویں تقسیم کے فسخ اور واپسی اور آٹھویں فصل منافع کی تقسیم کے بیان میں ہے۔اس باب میں ۷۸مادوں کا بیان ہے۔اب تک کل مادے ۱۱۹۱ ہوئے۔تیسرا باب دیواروں اور پڑوسیوں کے بارے میں ہے۔اس

23- أیضاً، ص ۱۷۰-۱۸۳

24- أیضاً، ص ۱۸۴-۲۰۱

میں چار فصول ہیں۔ پہلی فصل أملاک سے متعلقہ أحکام کے بعض قواعد کے بیان میں ہے۔ دوسری فصل پڑوس سے متعلقہ معاملات پر مشتمل ہے۔ تیسری فصل میں رستے کے مسائل کا بیان ہے۔ چوتھی فصل گزرنے، گزر گاہ اور پانی کی نالی کے حق کے بیان میں ہے۔ اس باب میں ۴۲ مادوں کا بیان ہے۔ اب تک کل مادے ۱۲۳۳ ہوئے۔ چوتھا باب شرکت اباحت کے بیان میں ہے۔ اس میں کل سات فصول ہیں۔ پہلی فصل مباح اور غیر مباح أشیاء کے بیان، دوسری مباح أشیاء کی ملکیت حاصل کرنے کی کیفیت، تیسری عامۃ الناس کے لیے مباح أشیاء کے أحکام کے بیان میں، چوتھی پانی پینے اور حق شفعہ کے بارے میں، پانچویں بنجر زمینوں کو آباد کرنے، چھٹی اذن سلطانی سے بے آباد زمین میں کھودی گئی نہروں، جاری چشموں اور لگائے گئے درختوں کی حدود صحن اور منڈیر کے بارے میں ہے۔ ساتویں فصل شکار سے متعلقہ أحکام کے بارے میں ہے۔ اس باب میں ۷۴ مادوں کا بیان ہے۔ اب تک کل ۱۳۰۷ مادے ہوئے۔ پانچواں باب مشترکہ اخراجات کے بارے میں ہے۔ اس میں دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل أموال مشترکہ کی تعمیر اور کچھ دوسرے اخراجات، دوسری فصل نہر اور نالیوں کی نئی کھودائی اور اصلاح کے بارے میں ہے۔ اس باب میں ۲۱ مادوں کا بیان ہے۔ اب تک کل ۱۳۲۸ مادے ہوئے۔ چھٹا باب شرکت عقد کے بیان میں ہے۔ اس باب میں چھ فصول ہیں۔ پہلی فصل شرکت عقد اور اس کی تقسیم، دوسری شرکت عقد کی عمومی شرائط، تیسر شرکت أموال سے متعلق خاص شروط، چوتھی عقد شرکت سے متعلق بعض اہم ضوابط کے بیان اور پانچویں شرکت مفاوضت میں شرکت أموال، شرکت أعمال اور شرکت وجوہ پر مشتمل ہے۔ اس باب میں ۷۵ مادوں کا بیان ہے۔ اب تک کل ۱۴۰۳ مادے ہوئے۔ ساتواں باب مضاربت کے بیان میں ہے۔ اس میں تین فصول ہیں۔ پہلی فصل مضاربت کی تعریف و تقسیم کے بیان میں ہے۔ دوسری مضاربت کی شروط اور تیسری اس کے أحکام پر مشتمل ہے۔ اس باب میں ۲۷ مادوں کا بیان ہے۔ اب تک ۱۴۳۰ مادے ہوئے۔ آٹھواں باب مزارعت اور مساقات کے بارے میں ہے۔ اس میں دو فصول ہیں۔ پہلی فصل مزارعت کے بیان میں ہے۔ اس میں مزید دو مباحث ہیں۔ پہلی مبحث مزارعت کی تعریف و تقسیم ارکان اور دوسری مزارعت کی شروط پر مشتمل ہے۔ دوسری فصل مساقات کے بیان میں ہے۔ اس میں بھی تین مباحث ہیں۔ پہلی مبحث مساقات کی تعریف اور ارکان، دوسری مساقات کے أحکام و شروط اور تیسری مساقات کے فسخ ہونے کے أسباب کے بیان میں ہے۔ اس باب میں ۱۸ مادوں کا بیان ہے۔ اب تک ۱۴۴۸ مادے ہوئے۔[25]

---

[25]- أیضاً، ص ۲۰۲-۲۷۹

گیارہویں کتاب

کتاب الوکالۃ ہے۔ایک مقدمہ اور تین ابواب پر مشتمل ہے۔مقدمہ میں وکالت سے متعلق فقہی اصطلاحات کا بیان ہے۔پہلا باب وکالت کے رکن اور وکیل بنانے کے رکن کی تقسیم کے بارے میں ہے۔مقدمہ میں ۲ جبکہ پہلے باب میں ٦ مادے ہیں۔اب تک کل مادے ۱۴۵٦ ہوئے۔دوسرا باب وکالت کی شروط کے بارے میں ہے۔اس باب میں ۳مادوں کا بیان ہے۔اب تک کل مادے ۱۴۵۹ہوئے۔تیسرا باب وکالت کے أحکام کے بیان میں ہے۔اس میں کل چھ فصول ہیں۔پہلی فصل وکالت کے عمومی أحکام،دوسری خریداری میں وکالت،تیسری فروخت میں وکالت،چوتھی مأمور بالایفاء یعنی جس کو پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہو،سے متعلقہ مسائل،پانچویں نزاع اور چھٹی وکیل کی معزولی کے بارے ہے۔اس باب میں ۷۱ مادوں کا بیان ہے۔اب تک ۱۵۳۰ مادے ہوئے۔اس کتاب کی تکمیل ۲۰ جمادی الأولی ۱۲۹۱ھ کو ہوئی۔[26]

بارہویں کتاب

یہ صلح اور براءت کے بیان میں ہے۔اس میں ایک مقدمہ اور چار ابواب ہیں۔مقدمہ میں مصالحت اور بے گناہ قرار دینے سے متعلقہ اصطلاحات کی وضاحت ہے۔پہلا باب مصالحت اور بے قصور ٹھہرانے کا عقد کرنے والے کے بیان میں ہے۔مقدمہ میں ۸ جبکہ پہلے باب میں ٦ مادوں کا بیان ہے۔اب تک کل مادے ۱۵۴۴ ہوئے۔دوسرا باب مصالح علیہ اور مصالح عنہ یعنی جس پر اور جس کے بارے میں مصالحت کی گئی ہو،کے بیان میں ہے۔اس باب میں ۳ مادوں کا بیان ہے۔اب تک ۱۵۴۷ مادے ہوئے۔تیسرا باب مصالح عنہ یعنی جس کے بارے میں مصالحت کی گئی ہو،کے حق کے بیان میں ہے۔اس میں دو فصول ہیں۔پہلی فصل أعیان کی صلح اور دوسری قرض اور بعض دوسرے حقوق کی مصالحت کے بارے میں ہے۔اس باب میں ۸ مادوں کا بیان ہے۔اب تک ۱۵۵۵ مادے ہوئے۔چوتھا باب مصالحت اور بے قصور ٹھہرانے کے بارے میں ہے۔اس میں دو فصول ہیں۔پہلی فصل مصالحت سے متعلقہ أحکام اور دوسری بے قصور قرار دینے سے متعلقہ مسائل کے بیان میں ہے۔اس باب میں ۱٦ مادوں کا بیان ہے۔اب تک کل ۱۵۷۱ مادے ہوئے۔اس کتاب کی تکمیل ٦ شوال ۱۲۹۱ھ کو ہوئی۔[27]

26۔ أیضاً، ص ۲۸۰-۲۹٦

27۔ أیضاً، ص ۲۹۷-۳۰٦

تیرہویں کتاب

یہ اقرار کے بیان میں ہے۔ چار اُبواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب اقرار کی شروط کے بارے میں ہے۔ اس میں ۷ مادوں کا بیان ہے۔ اب تک ۱۵۷۸ مادے ہوئے۔ دوسرا باب اقرار کی صحت اور عدم صحت کی وجوہات کے بارے میں ہے۔ اس میں ۸ مادوں کا بیان ہے۔ اب تک ۱۵۸۶ مادے ہوئے۔ تیسرا باب اقرار کے عمومی اُحکام کے بارے ہے۔ اس میں تین فصول ہیں۔ پہلی فصل اقرار کے عمومی اُحکام، دوسری ملکیت کی نفی اور مستعار نام اور تیسری مرض موت میں مریض کے اقرار کے بیان میں ہے۔ اس باب میں ۱۹ مادوں کا بیان ہے اور کل مادے ۱۶۰۵ ہوئے۔ چوتھا باب کتابت کے ذریعے اقرار کے مسائل پر مشتمل ہے۔ اس باب میں ۷ مادوں کا بیان ہے اور اب تک کل ۱۶۱۲ مادے ہوئے۔ یہ باب ۹ جمادی الاُولی ۱۲۹۳ھ میں مکمل ہوا۔[28]

چودہویں کتاب

یہ دعوی کے بیان میں ہے۔ ایک مقدمہ اور دو اُبواب پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں دعوی سے متعلق فقہی اصطلاحات کی تعریفات کا بیان ہے۔ پہلا باب دعوی کی شروط، ان کے اُحکام اور دعوی کو دور کرنے کے بارے میں ہے۔ اس باب میں چار فصلیں ہیں۔ پہلی فصل صحت دعوی کی شرائط، دوسری دفع دعوی کے حق، تیسری فریقین مقدمہ اور چوتھی تناقض دعوی کے بیان میں ہے۔ مقدمہ ۳ جبکہ پہلا باب ۴۴ مادوں پر مشتمل ہے۔ اب تک کل ۱۶۵۹ مادے ہوئے۔ دوسرا باب وقت گزر جانے کے بعد دعوی دائر کرنے کے مسائل کے بارے میں ہے۔ اس باب میں ۱۶ مادے ہیں۔ اب تک کل ۱۶۷۵ مادے ہوئے۔ اس کتاب کی تکمیل ۹ جمادی الاُخری ۱۲۹۳ھ میں ہوئی۔[29]

پندرہویں کتاب

الکتاب فی حق البینات والتحلیف ہے۔ ایک مقدمہ اور چار اُبواب پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں گواہی سے متعلق فقہی اصطلاحات کی وضاحت ہے۔ پہلا باب شہادت یعنی گواہی کے حق کے بیان میں ہے۔ اس میں کل آٹھ فصول ہیں۔ پہلی فصل گواہی کی تعریف اور دوسری گواہی کی ادائیگی کی کیفیت، تیسری گواہی کی بنیادی شروط، چوتھی گواہی کے دعوی کے موافق ہونے، پانچویں گواہوں کے اختلاف، چھٹی گواہوں کے تزکیہ، ساتویں گواہوں کے اپنی گواہی سے رجوع کرنے اور آٹھویں مں تواتر گواہی کے بارے میں ہے۔ مقدمہ میں ۸ اور پہلے باب میں ۵۲ مادوں کا بیان

28- أیضاً، ص ۳۰۷-۳۱۹

29- أیضاً، ص ۳۲۰-۳۳۷

ہے۔اب تک کل ۱۷۳۵مادے ہوئے۔دوسرے باب کا عنوان تحریری گواہیوں اور قطعی قرائن کے بارے میں ہے۔ اس باب میں دو فصول ہیں۔ پہلی فصل تحریری گواہیوں اور دوسری قطعی قرائن کے بیان میں ہے۔اس باب میں ٦ مادوں کا بیان ہے۔اب تک ۱۷۴۱مادے ہوئے۔ تیسرا باب حلف اٹھوانے کے بارے میں ہے۔اس میں ۱۲ مادوں کا بیان ہے۔اب تک ۱۷۵۳مادے ہوئے۔چوتھا باب گواہیوں کے تنازعات اور ترجیح کے بیان میں ہے۔اس باب میں چار فصول ہیں۔ پہلی فصل تنازع بالأیدی، دوسری گواہیوں میں ترجی، تیسری جس کے بارے میں گواہی دی جائے اور حال کے بارے فیصلہ کرنے کے مسائل کے بیان میں ہے۔چوتھی فصل قسم اٹھوانے کے بارے میں ہے۔یہ باب ۳۰ مادوں پر مشتمل ہے۔اب تک کل مادے ۱۷۸۳ ہوئے۔اس کتاب کی تکمیل ۲۶ شعبان ۱۲۹۳ھ میں ہوئی۔[30]

سولہویں کتاب

الکتاب فی القضاء ہے۔ایک مقدمہ اور چار اَبواب پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں قاضی، حکم، محکوم بہ، محکوم فیہ، محکوم علیہ، تحکیم اور وکیل وغیرہ جیسی فقہی اصطلاحات کا بیان ہے۔پہلا باب قاضیوں کے بارے میں ہے۔اس میں چار فصول ہیں۔ پہلی فصل قاضیوں کے اوصاف، دوسری قاضی کے آداب، تیسری قاضی کی ذمہ داریوں اور چوتھی سماعت مقدمہ کی صورت کے بیان میں ہے۔ مقدمہ ۸ جبکہ پہلا باب ۳۷مادوں پر مشتمل ہے۔اب تک کل ۱۸۲۸مادے ہوئے۔دوسرا باب حکم کے بیان میں ہے۔اس میں دو فصول ہیں۔ پہلی فصل حکم کی شروط اور دوسری عدالت سے غائب رہنے والے مدعی علیہ کے مسائل پر مشتمل ہے۔اس باب میں ۸مادوں کا بیان ہے۔اب تک کل مادے ۱۸۳٦ ہوئے۔تیسرا باب فیصلہ ہو جانے کے بعد دعوی کی رؤیت کے حق کے بارے ہے۔اس میں ۴مادوں کا بیان ہے اور کل مادے ۱۸۴۰ ہوئے۔چوتھا باب فیصلہ کرنے سے متعلق مسائل کے بارے میں ہے۔اس باب میں ۱۱ مادوں کا بیان ہے۔اب تک ۱۸۵۱مادے ہوئے۔یہ کتاب ۲٦ شعبان ۱۲۹۳ھ کو مکمل ہوئی۔[31]

---

[30]- أیضاً، ص ۳۳۸-۳٦۳

[31]- أیضاً، ص ۳٦۴-۳۷۵